خلافت لائبریری ربوہ

سوموار
30- اکتوبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 244 | سوموار 5 جمادی الثانی-1416ھ' 30 اخاء 1374ھش' 30-اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کیا چیز ہے

تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے۔ بیٹھ کر سجدہ میں رکوع میں قیام میں اور تہجد میں۔ غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ابتدائی زمانہ تو بے خبری اور غفلت کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ اس کا مؤاخذہ نہ کرے گا۔ (-) اور آخری زمانہ میں گو بڑھاپے کی وجہ سے سستی اور کاہلی ہو گی' لیکن فرشتے اس وقت اس کے اعمال میں وہی لکھیں گے جو جوانی کے جذبات اور خیالات ہیں۔ جوانی میں اگر نیکیوں کی طرف مستعد اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا' اس کے احکام کی تعمیل کرنے والا اور نواہی سے بچنے والا ہے۔ تو بڑھاپے میں گو ان کے اعمال کی بجا آوری میں کسی قدر سستی ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اسے معذور سمجھ کر ویسا ہی اجر دیتا ہے۔

ہر شخص بڈھے انسان کو دیکھتا ہے کہ وہ کیسا از خود رفتگی کا زمانہ ہے۔ کوئی بات چشم دید کی طرح سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ اس لئے ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہوتا ہے۔ جو ابتدائی زمانہ میں اس زمانہ کے لئے سعی کرتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں ان کے لئے وہی تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی بندگی لکھی جاتی ہے۔ غرض آخر وہی ایک زمانہ جو جوانی کے جذبات اور نفس امارہ کی شوخیوں کا زمانہ ہے کچھ کام کرنے کا زمانہ رہ جاتا ہے۔ اس لئے اب سوچنا چاہئے کہ وہ کیا طریق ہے جس کو اختیار کر کے انسان کچھ آخرت کے لئے کما سکے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 200)

خدا تعالیٰ رحمی رشتوں سے قطع تعلقی کرنے والوں سے تعلق کاٹ لیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جہاں دو وجود آپس میں پیوست ہوں اور رحمی رشتے خصوصیت کے ساتھ ایک رستے میں اکٹھے کر دیئے جائیں تو وہاں تقویٰ کی دوہری ضرورت پیش آتی ہے اور دونوں کے لئے لازم ہے کہ وہ تقویٰ سے کام لیں۔ لیکن بدقسمتی سے جو جماعت میں خاندانی جھگڑے ملتے ہیں بہو اور ساس کے ہوں یا خسر اور بہو کے ہوں یا داماد اور ساس کے ہوں اور داماد اور خسر کے ہوں ان میں ہر جگہ جب آپ تفصیل سے نظر ڈالتے ہیں تو اس اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے کسی نہ کسی رنگ میں روگردانی نظر آئے گی۔ مشکل یہ ہے کہ اگر آپ ایک کو سمجھائیں کہ دیکھو یہ بہت ہی اہم مضمون ہے۔ رحمی رشتہ کی اتنی اہمیت قرآن کریم کے نزدیک ہے کہ آنحضرت ﷺ رحمی رشتوں کی اس اہمیت کو قرآن کریم سے یوں سمجھتے ہیں کہ جس نے رحم مادر سے تعلق کاٹ لیا یعنی رحمی رشتوں سے تعلق کاٹا خدا فرماتا ہے کہ میں اس کے ساتھ اپنا تعلق کاٹ لوں گا۔ اور میری رحمانیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ رحمانیت کا پرتو اگر اٹھتا ہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ ہر پہلو سے ناکامی اور نامرادی ہے کیونکہ اللہ کے بعد اگر کوئی صفت دوسرے تمام اسماء پر حاوی ہے تو رحمانیت ہے۔ اللہ پر کوئی صفت حاوی نہیں ان سب صفات کا مجموعہ اللہ ہے لیکن آپس کے تعلقات میں بعض صفات زیادہ وسیع الاثر ہیں بعض نسبتاً کم دائروں میں اثر انداز ہیں اور رحمانیت اس لحاظ سے سب سے وسیع الاثر ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

دعا کے واسطے جب تک پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری تصحیح

○ الفضل 19- اکتوبر 1995ء کے صفحہ اول پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا جو خطبہ شائع ہوا ہے اس کی سرخی مندرجہ ذیل طریق پر پڑھی جائے۔

"ولایت کا مضمون صفات باری تعالیٰ کو محض سمجھنے سے نہیں بلکہ ان کو اپنی ذات میں جاری کرنے سے تعلق رکھتا ہے"۔

احباب درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب سابق مربی نائیجیریا مورخہ 27- اکتوبر 95ء کو لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 28- اکتوبر کی صبح فجر کے بعد بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری صاحب نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم صفی الرحمان خورشید سنوری صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم حفیظ الرحمان صاحب حنیف سنوری و بنت حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) مورخہ 26-10-95 کو ظہر کی عبادت ادا کرتے ہوئے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ابتدائی دور میں سندھ میں والد صاحب کے ہمراہ لجنہ کے کام کو احسن طور پر کرتی رہیں۔ آپ کی عمر 82 سال تھی۔ موصوفہ موصیہ تھیں بعد جمعہ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم محمد امتیاز خالد صاحب مربی ضلع خانیوال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 26-10-95 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود، مکرم چوہدری نظام الدین صاحب محلہ باب الابواب ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب دار الصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

30- اخاء 1374 ھش — 30 - اکتوبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

1- یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا اور ضرور مرے گا۔

2- میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

3- جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا۔ اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر زبان سے کام لے گا تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا۔ اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔

4- اول انسان کو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈال دیتا ہے اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں۔ پس کوشش کرنی چاہئے کیونکہ مجاہدہ ہی کامیابیوں کی راہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے (عبادت گزار) ہیں۔ مگر ہمیں امداد الٰہی نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں۔ سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔

5- اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر دہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آب پاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم بھی ضائع ہو جاوے گا۔ اسی طرح انسان کے ساتھ شیطان لگا رہتا ہے پس اگر انسان نیک عمل کر کے اس کے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کرے تو وہ عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

6- یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا لے تو ترقی ہوتی ہے۔

7- خدا کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سن لیں۔ یا دیدار یا گفتار۔

8- ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔

9- تم روحانی قویٰ میں ورزش کر کے روحانی پہلوان یعنی صادق (صاحب ایمان) بنو۔ جو شخص اپنی نشوونما نہیں کرتا وہ تو اپنے کنبے کو بھی درست نہیں کر سکتا۔ پس قوت روحانی پیدا کرو۔ ہدایت بھی ایک موت ہے۔ جو شخص یہ موت اپنے اوپر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے۔

10- انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے تھکے نہیں۔ نہ درماندہ ہو اور نہ اس راہ میں کوئی کمزوری ظاہر کرے۔

جرم کی تفتیش سے پہلے ہر اک انسان کو
لازمی ہے آپ سب سمجھیں شرافت کی دلیل
اور اگر تفتیش یہ ثابت کرے مجرم ہے وہ
اس کے منہ پہ سب اسے کہنے لگیں "مردِ ذلیل"

ابو الاقبال

شامل ہے مسرّت میں بھی کچھ تلخئ جذبات

یہ مرکز ربوہ کے نئے ارض و سماوات
ہیں آج بنے رحمت باری کے نشانات

اک ولولہ شوق ہے ہر قلب میں رقصاں
ہر نظر سے روشن ہے فراوانئ جذبات

اے اہلِ وفا تم کو مبارک ہو یہ جلسہ
خوش بخت ہو تم جن کو میسر ہیں یہ لمحات

ہم قیدِ قفس میں ہیں پریشانِ تمنا
تم پر ہیں خداوند کی یہ خاص عنایات

لیکن تری حالت غمِ منزل کی ہے شاہد
شامل ہے مسرت میں بھی کچھ تلخئ جذبات

چھایا ہوا اک عالم غربت کا سماں ہے
ہر سمت بظاہر ہیں غم و ظلمت و آفات

معلوم ہے مجھ کو تیرے احساس کی دنیا
چھینے گئے تجھ سے تیرے محبوب مقامات

دیتے ہیں یہ لمحات تجھے فکر کی دعوت
کرتے ہیں اشارہ تجھے بدلے ہوئے حالات

احباب کرم بھول نہ جانا کبھی ہم کو
حاصل تمہیں جب خاص دعاؤں کے ہوں لمحات

شیخ عبد الحمید عاجز

برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو

تم کو چاہئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ کلام الٰہی کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہئے۔ کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

اگر ہماری جماعت کے نوجوان بھی مضمون نویسی کی مشق کریں۔ تو آہستہ آہستہ وہ بڑے اچھے مضمون نگار بن سکتے ہیں۔ اس کے لئے شروع میں وہ اتنا ہی کریں کہ کوئی چٹکلا ذہن میں آ جائے تو وہی لکھ کر خالد میں بھجوادیں۔ اس طرح اور بھی کئی اس بحث سے لطف اندوز ہوں گے...... تو بعض باتیں خواہ لطیفہ کے طور پر ہوں وہی لکھ دی جائیں۔ اگر ہر نوجوان یہ سمجھ لے کہ میں نے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے تو اس سے ایک تو اسے لکھنے کی مشق ہو گی دوسرے اس کے نتیجہ میں رسالہ بھی دلچسپ ہو جائے گا۔ مثلاً وہ یہی لکھ دے کہ فلاں مولوی نے مجھ سے یہ بات پوچھی مگر مجھے اس کا جواب نہیں آیا۔ اس کے لئے رسالے والے ایک "سوال و جواب" کا عنوان قائم کر دیں۔ جس کے نیچے اس قسم کے سوالات درج ہو جایا کریں۔ اور پھر دو دو تین تین سطروں میں ہر سوال کا جواب دیا جائے۔ پس اگر اور کچھ نہ لکھ سکو تو اتنا ارادہ ہی کر لو ہم نے رسالہ میں کوئی نہ کوئی سوال ضرور بھجوانا ہے اس کے بعد رسالہ میں جب تمہارے سوال کا جواب آجائے گا۔ تو لازماً تمہیں اپنے رسالہ سے دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ پس "خالد" سے تم کم از کم اتنا فائدہ تو اٹھاؤ کہ سوالات لکھ کر بھجواؤ یا دلچسپ واقعات ہوں تو وہی بھجوادے۔ مثلاً پچھلے فسادات کے دنوں میں لوگ احمدیوں کو کافر کافر کہتے پھرتے تھے.......... اب یہ ہیں تو بچپن کے لطائف مگر ان سے علم میں ترقی ہوتی ہے۔ پس اگر اپنے رسالہ کو ترقی دینا چاہتے ہو تو اس کی کوئی نہ کوئی حیثیت بناؤ۔ یا تو اسے ایسا شاندار علمی پرچہ بناؤ کہ ہر خادم یہ سمجھے کہ اگر میں نے ایسا قیمتی رسالہ نہ خریدا تو علم سے محروم ہو جاؤں گا۔ اور یا پھر اس رسالہ کو عالمگیر حیثیت دو۔ اور ہر شخص سے کہو کہ وہ اس رسالہ میں کچھ نہ ضرور لکھے۔ چاہے کوئی سوال ہی ہو۔ اگر تم اس رسالہ کو ایسی شکل دے دو کہ ہر نوجوان اس کو اپنا رسالہ سمجھے۔ کوئی سوال بھیج رہا ہو کوئی سوال کا جواب بھجوا رہا ہو۔ کوئی اپنی مشکلات کا ذکر رہا ہو تو انہیں یہ رسالہ اس طرح معلوم ہو گا جس طرح گھر کے سب افراد مل کر بیٹھے ہوئے ہوں تو خاوند اپنی مشکلات کا ذکر تا ہے کہ آج دفتر میں مجھے یہ یہ مشکل پیش آئی تھی بیوی اپنے واقعات کا ذکر کرتی ہے لڑکیاں اپنے اپنے حالات بیان کرتی ہیں غرض سب اپنی باتیں کرتے ہیں۔ اور دلچسپی سے ایک دوسرے کی گفتگو سنتے ہیں۔ اسی طرح جب تم رسالہ کھولو تو تمہیں یوں معلوم ہو کہ ہمارا ایک خاندان ہے جس کے افراد بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ پچیس تیس سال کی عمر میں تم الفضل میں مضامین لکھنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ نوجوانوں میں علمی شغف کم ہو گیا ہے۔ اس نقص کا ازالہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے کہ وہ اس رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں جس طرح خدام سے خدمت خلق کا کام لیا جاتا ہے اور یہ خدمت خلق کا کام ان کے فرائض میں شامل ہے اسی طرح یہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہو کہ انہوں نے اپنے رسالہ کے لئے یا الفضل اور فرقان کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے۔ اگلے سال جب تمہارا سالانہ اجتماع ہو گا تو تم سے دریافت کیا جائے گا کہ بولو اس سال تم نے کس کس اخبار میں مضمون لکھا ہے۔ اور تمہارا فرض ہو گا۔ کہ تم وہ رسالے اور اخبارات اپنے ساتھ لاؤ جن میں تم نے اپنے مضامین شائع کروائے ہوں۔ ضروری نہیں کہ کوئی علمی مضمون ہی ہو۔ بلکہ خواہ اتنی ہی بات ہو کہ مجھے کھانی ہے اگر کسی دوست کو کوئی نسخہ معلوم ہو تو مجھے بتایا جائے۔ یہ اعلان جس پرچے میں شائع ہو وہ پرچہ اپنے ساتھ لے آئے۔ اور کہے کہ میں نے فلاں پرچہ میں یہ اعلان شائع کروایا تھا۔ غرض ہر نوجوان نے کوئی نہ کوئی اخبار پکڑا ہوا ہو تاکہ وہ بتا سکے کہ اس نے دوران سال میں اپنے اس فرض کو ادا کیا ہے۔ چاہے اتنی ہی خبر ہو کہ میں مہاجر ہوں۔ میرا فلاں بھائی نہیں ملتا اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ جب وہ ابتداء کر دے گا تو آہستہ آہستہ مضامین لکھنے کے متعلق اس کے اندر دلیری پیدا ہو جائے گی یہ طریق جو میں نے تمہیں بتایا ہے یہ اتنا آسان ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی معمولی تعلیم یافتہ ہو بلکہ خواہ کوئی ان پڑھ ہو تو وہ بھی کچھ نہ کچھ لکھوا کر شائع کروا سکتا ہے مثلاً یہی لکھوا دے کہ میں فلاں دن بیت میں عبادت کرنے گیا تھا کہ میری جوتی کسی نے اٹھا لی۔ دوستوں کو اپنے جوتوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور انہیں کسی محفوظ جگہ پر رکھ کر عبادت کرنی چاہئے۔ اس قسم کی معمولی باتوں کے لئے کسی بڑے علم یا تجربہ یا مشق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پڑھے لکھے تو الگ رہے ان پڑھ بھی بڑے شوق سے اس میں حصہ لینا شروع کر دیں گے۔ بلکہ ہم نے تو دیکھا ہے ان پڑھ جتنی احتیاط کے ساتھ اپنا خط پڑھوا کر سنتا ہے۔ پڑھا لکھا اتنی احتیاط اور توجہ سے نہیں پڑھتا۔

> خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کر سکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت یوسفؑ فرماتے ہیں کہ جن چیزوں کا وجود صرف اس امر پر مبنی ہو کہ تم نے ایک نام تجویز کر لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی دلیل اور غلبہ ان کے ساتھ نہیں ہے تو ان کی عبادت کر کے کیا لو گے اور ایسی چیزوں کی عبادت کیا نفع پہنچا سکتی ہے۔۔

یہاں اس اصل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جو امور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی دلیل اور غلبہ بھی ہونا چاہئے۔ مختلف مذاہب یونہی آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ اور کوئی فیصلہ کی اس یقینی راہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدعی کو کیا دلیل ملی ہے۔ عقل کب اس امر کو تسلیم کر سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا مذہب اپنے ثبوت کے لئے انسانی اور خالص عقلی دلائل کا محتاج ہو جو چیز آسمان سے آئے اس کے لئے آسمانی دلیل کی بھی ضرورت ہے۔ دین قیم کہہ کر بتایا ہے کہ دین وہی سچا ہو سکتا ہے جو دنیا اور آخرت کی ضرورتوں کو پورا کرے اور ایسی تعلیم دے جس سے انسان کی روحانی اور جسمانی دونوں حالتیں درست ہوں اور اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ ایسا دین وہی ہو سکتا ہے جو شرک سے لوگوں کو بچائے۔ یہ ایک زبردست صداقت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ شرک انسانی ترقی کے راستے میں روک ہے۔ بھلا جو قوم عناصر کو خدا سمجھے گی وہ ان کو چیر پھاڑ کر اپنی خدمت میں کب لگائے گی۔ قوانین قدرت سے تو وہی قوم فائدہ اٹھائے گی جو سب کائنات کو خدا کی مخلوق اور اپنی خدمت کے لئے پیدا کی ہوئی چیز سمجھے گی۔

اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت یوسف تو تعبیر کرنے والے تھے۔ پھر انہوں نے یہ کیوں کہا کہ فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خواب کی تعبیر کا بھی اس کے پورا ہونے سے بہت کچھ تعلق ہوتا ہے۔ جب تک خواب سنائی نہیں جاتی اسے زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن جب سنائی جاتی ہے اور اس کی تعبیر ہو جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی غیرت ہو جاتی ہے۔ اور وہ حتی الوسع ضرور پوری کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے صوفیا نے لکھا ہے بلکہ احادیث میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ بری خواب سنانی نہیں چاہئے پس جب ان لوگوں نے خوابیں حضرت یوسف کو سنا دیں اور انہوں نے تعبیر کر دی تو ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ اب یہ خوابیں پوری ہو کر رہیں گی۔

حضرت یوسف نے اسے جس کی نسبت انہیں یقین تھا کہ بچ جائے گا یہ کہا کہ بادشاہ کے پاس میرا ذکر بھی کرنا کہ فلاں شخص کو قید میں بلاوجہ ڈالا ہوا ہے۔ لیکن اس شخص کو اپنے برے مشاغل یعنی شراب پلانے کے کام میں یہ خیال نہ رہا کہ ذکر کرتا۔

بعض نے اس جگہ یہ معنے کئے ہیں کہ شیطان نے یوسفؑ کو اپنے رب کا ذکر بھلا دیا۔ یعنی انشاء اللہ کہنا یاد نہ رہا۔ حالانکہ یہ موقعہ انشاء اللہ کہنے کا تھا ہی نہیں۔ اس میں جب رب کا لفظ بادشاہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ حضرت یوسفؑ کو خدا تعالیٰ سے غافل ثابت کیا جاتا۔ اس کے سیدھے معنے یہ ہیں کہ اس شخص کو اپنے بادشاہ سے یوسف کا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا یعنی اپنے شیطانی کاموں میں پڑ کر یوسفؑ کی صحبت کا نیک اثر جاتا رہا اور یوسفؑ کا خیال اسے نہ آیا اور بادشاہ کے پاس اس کا ذکر نہ کر سکا۔ ایسے صاف معنوں کی موجودگی میں کہ جن سے یوسفؑ کی برأت پر بھی کوئی الزام نہیں لگتا ہمیں دوسرے معنے کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ (٠) کا لفظ اس لئے کہا کہ غیر نبی کی خواب خواہ کتنی بھی یقینی کیوں نہ ہو شبہ سے خالی نہیں ہو سکتی۔ اس کو ظن سے ہی بیان کیا جا سکتا ہے صرف نبی ہی کی یہ شان ہے کہ اس کے الہام پر قسم کھائی جا سکتی ہے کہ وہ سچا ہے۔ اور کسی کے الہام یا خواب کو یہ شرف حاصل نہیں اور یہ بھی نبی اور غیر نبی کے الہام میں ایک فرق ہے۔

قصہ پارینہ

ڈاکٹر شاہ نواز کی

خدمت میں ایڈریس

محترم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب پہلے میڈیکل مشنری تھے جنہیں سیرالیون مغربی افریقہ بھیجا گیا۔ ان کی روانگی کے وقت وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ نے جو ایڈریس انہیں پیش کیا وہ ٹروتھ کے 21۔ اکتوبر 1960ء کے شمارے میں شائع کیا گیا۔ اس ایڈریس میں کہا گیا کہ آپ حضرات کو علم ہے کہ ہم اس وقت میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان کو مغربی افریقہ جانے کے لئے الوداعی ایڈریس پیش کر رہے ہیں۔

آپ باہر کے مشنوں میں پہلے مشنری ہیں۔ جنہیں اس وقت سیرالیون بھیجا جا رہا ہے۔ ہم میں سے جن لوگوں نے باہر کچھ وقت گذارا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ سماجی کام کی بھی ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کام کی خاص اہمیت ہے۔ اس سلسلے میں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں منیر احمد

حضرت سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب

مکرم میاں منیر احمد صاحب بانی اپنے والد ماجد حضرت سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب کے ذکر خیر کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہر باپ اپنی اولاد کے لئے قابل احترام ہوتا ہے۔ شرعاً بھی اور اخلاقاً بھی۔ ہر مذہب نے والدین کے اکرام کو قائم کیا ہے۔ اور ہر سوسائٹی نے اس کی تلقین کی ہے۔ اسی مسلمہ حقیقت کی رو سے میرے والد محترم بھی بہت زیادہ تعظیم اور اکرام کے قابل تھے۔ میرے لئے بھی اور میرے بہن بھائیوں کے لئے بھی۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی ساری اولاد کو آپ کی ذات پر فخر بھی ہے کیونکہ انہوں نے نہ صرف دنیوی امور میں ہماری بہترین رہنمائی فرمائی' اور ہمیں اپنے مستقبل کو سنوارنے کے قابل بنایا بلکہ اپنے نیک نمونہ اور نیکی کی مسلسل تلقین و تاکید سے ہمیں ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کی۔ اور ہم سب بہن بھائی اس امر کے گواہ ہیں کہ انہوں نے تربیت اولاد کے بارہ میں اپنا فرض کماحقہ' ادا کیا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گہری وابستگی' نظام امامت سے انتہائی عقیدت' مالی قربانیوں کے میدان میں گوئے سبقت لے جانے کی کوشش' آپ کے خاص عنوانات ہوتے تھے۔ جب وہ گھریلو مجلس میں ہم سب کے درمیان بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' ہم نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق ان قیمتی نصائح کے اسباق یاد کئے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے والد صاحب کو اپنے قرب کا مقام بخشے۔ اور ہمیں بھی ہمیشہ اعلیٰ اخلاق اور قربانیوں کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔

ان کی زندگی کے بعض واقعات بغرض حصول ثواب و تحریک دعا پیش کر رہا ہوں:۔

(1) والد صاحب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بے انتہا محبت تھی اتنی کہ ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ ان کی زندگی کے اکثر لمحات اس سوچ میں گزرے کہ وہ اپنے وسائل کی حد تک جماعت کی کیا خدمت بجالا سکتے ہیں۔ اور پھر عملاً اپنی ان سوچوں پر خود عمل کیا اور اپنے اہل خانہ سے مشورے بھی کئے۔ جب بھی کوئی مرکزی تحریک یا مرکز کے بزرگوں کی طرف سے کوئی تحریک آتی تو آپ تمام افراد خانہ کو جمع کر کے کسی سے چٹھی پڑھواتے اور پھر ایک ایک سے مشورہ لیتے اور آخر پر اپنی رائے دیتے ہوئے سب کی بیان کردہ رقوم سے بڑھی ہوئی ہوتی اور اسی پر عمل ہوتا۔ ان مشوروں کی حکمت یہ تھی کہ ہمیں بھی ان امور کا علم ہوتا رہے۔ اور سلسلہ عالیہ کی خدمت کا جذبہ ہمارے اندر بھی راسخ ہوتا چلا جائے۔ ان کے اس پر حکمت طریق کار سے ہم سب کو بہت فائدہ پہنچا۔

آپ کو خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ والہانہ محبت تھی جو کہ فدائیت کا رنگ رکھتی تھی۔ یہ جذبہ عقیدت کی حد تک محدود نہ تھا بلکہ آپ اسے ایمان کامل کے لوازمات میں سے ایک اہم لازمہ سمجھتے تھے۔

یہ اسی فدائیت کا مظاہرہ تھا کہ جماعت کے ایک بہت ہی مخلص اور مخیر دوست جن کے خاندان نے اپنے زمانہ عروج و استطاعت میں ایک طویل عرصہ تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کی تھی۔ جب انقلابات زمانہ کی زد میں آکر شدید مصائب میں مبتلا ہو گئے تو والد صاحب کے نام خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک محترم فرد (حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) کا پیغام پہنچا کہ آپ کو اس دوست کی مدد کرنا چاہئے۔ چنانچہ ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر آپ نے اس دوست کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ آپ کو اپنی موجودہ مشکلات کے لئے کتنی مالی اعانت درکار ہے۔ ان کا جواب آیا....... ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ لیکن قرضہ حسنہ کی صورت میں۔ آپ نے فی الفور یہ رقم ان کی طرف بھجوا دی اور ان سے تحریر لے لی۔ اس واقعہ کے کافی عرصہ بعد الفضل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کا ایک مضمون شائع ہوا کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ انسان کے تمام گناہ' اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا سوائے قرض کے۔ اس مضمون سے متاثر ہو کر اس دوست نے والد صاحب کو ایک خط تحریر کیا کہ میں اپنی عمر کے آخری دور میں گذر رہا ہوں اور آپ کے قرض حسنہ کی ادائیگی کی صورت نظر نہیں آرہی ہے اس لئے وہ قرض آپ معاف کر دیں۔ یہ خط پڑھ کر والد صاحب پر سخت رقت طاری ہو گئی۔ اور اس مخلص دوست کی زمانہ عروج کی قربانیاں یاد کر کے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اور جس طرح فراخدلی کے ساتھ آپ نے قرض حسنہ کی رقم دی تھی اسی وسعت قلبی کے ساتھ معاہدہ قرض کا سٹامپ نکال کر اس دوست کو بھجوا دیا۔

(2) تقسیم ملک کے بعد قادیان کے موجودہ محلہ احمدیہ کے تمام مکانات کو حکومت نے متروکہ جائیداد قرار دے دیا تھا۔ اور اس کے بدلے میں صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ایک خطیر رقم کا مطالبہ کیا جو سات آٹھ لاکھ کے قریب تھی۔ اس زمانہ میں حالات ایسے تھے کہ اس قدر رقم کی ادائیگی انجمن کے بس کی بات نہ تھی۔ یہ تمام مکانات مقامات (پاکیزہ) کے ماحول میں تھے۔ اور ان کا جماعت کے پاس رہنا ضروری تھا۔ حکومت کی مطلوبہ رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں خطرہ تھا کہ حکومت ان کو نیلام کر دے گی۔ اور انجمن کے لئے شدید ترین مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ والد صاحب کو جب یہ اطلاع پہنچی تو آپ بہت مغموم ہوئے۔ لیکن (انہوں نے) یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ جماعت پر ناقابل برداشت پریشانیوں کا وقت نہیں آنے دیں گے اور اپنی ساری جائیداد و املاک فروخت کر کے بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نیتوں کا جاننے والا ہے۔ ایک طرف صدر انجمن احمدیہ پیش آمدہ حالات سے شدید پریشانی کے ساتھ نپٹ رہی تھی۔ دوسری طرف والد صاحب وہ عہد کر رہے تھے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن آسمان پر اللہ تعالیٰ کی ایک تقدیر بھی کار فرما تھی۔ چنانچہ چند ہی روز بعد حکومت سابقہ مطالبہ کو کم کر کے قریباً اڑھائی لاکھ روپے لے لینے پر رضامند ہو گئی۔ اور وہ بھی تین اقساط میں....... اس فیصلہ کی اطلاع پا کر والد صاحب کو بے اندازہ مسرت ہوئی۔ اور حصول ثواب کی خاطر آپ نے......... بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ جائیداد کی کل قیمت ادا کر دی۔

(3) جب آپ کی پہلی پوتی تولد ہوئی تو ایک دن بر سبیل تذکرہ آپ نے گھر میں فرمایا کہ میری تین خواہشات ہیں اور میں بڑے التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے پورا ہونے کی دعا کرتا ہوں:۔

1۔ اللہ تعالیٰ مجھے...... سعادت عظمیٰ سے نوازے۔

2۔ سلسلہ کی کسی اہم بیت کے جملہ اخراجات برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

3۔ اس نوزائیدہ بچی کا رشتہ میری زندگی میں ہی طے ہو جائے۔

(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہ نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کی یہ تینوں خواہشات پوری فرما دیں۔ کئی بیوت کی تعمیر کے اخراجات بھی آپ نے برداشت کئے۔ اور اپنی پہلی پوتی کے رشتہ کا معاملہ یوں ہوا کہ 1974ء کے آخر میں آپ شدید بیمار ہو گئے اور مرض الموت کے بالکل آخری ایام میں جبکہ آپ بات چیت بھی نہ کر سکتے تھے' آخری بلاوا آنے سے صرف ایک روز قبل آپ کی طبیعت ذرا سنبھل گئی اور اس بچی کے رشتہ کے بارہ میں خود خط لکھوایا۔ اور آپ ہی کے تجویز کردہ رشتہ کے مطابق اس بچی عزیزہ نصرت جہاں فیری کی شادی 9۔ نومبر 1975ء کو بخیر و خوبی انجام پا گئی۔

(4) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ......... الٰہی جماعتوں کی تائید و نصرت ہمیشہ آسمان سے ہوتی ہے۔ اللہ کے ذریعہ سعید روحوں کو تحریک ہوتی رہتی ہے۔ اور ایسے لوگ دین کی تائید و اشاعت میں اپنے ذرائع کو کام میں لاتے ہیں۔ اور غیبی اشارات پر عمل کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہیں۔

والد صاحب کے شب و روز یہی سوچتے بسر ہوتے تھے کہ کس طرح احمدیت کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ اور بغیر کسی خارجی تحریک کے اپنے دل کی آواز پر عمل کر کے نئی نئی سکیمیں بنا کر مرکز بھجواتے اور بے دریغ اپنے اموال خرچ کرتے۔ ان خدمات کی تفصیل اس مختصر مضمون میں نہیں دی جا سکتی۔ البتہ دعا کی غرض سے رسالہ "الفرقان" (درویشان قادیان نمبر) سے ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے درویشوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کا جذبہ بہت سے مخلصین جماعت میں ہے۔ لیکن مواخات کا حق ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ اور ان کی اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کو عطا فرمائی ہے جو درویشوں کی جملہ ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ اور درویشوں کے سکون و اطمینان کے لئے نت نئے رنگ میں اپنے اموال درویشوں پر بے دریغ خرچ فرماتے رہتے ہیں۔ جن کی تفصیلات تاریخ زمانہ درویشی میں سنہری الفاظ میں لکھی جائیں گی۔ اور آئندہ نسلیں بھی ان کی خدمات کو عزت سے یاد کریں گی۔

(5) حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے تحریک کی طرف سے تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کے اعلان کے منتظر (آپ) رہتے تھے۔ اور اطلاع ملتے ہی بذریعہ تار اپنا وعدہ بھجواتے اور جلد بعد ادائیگی بھی کر دیتے۔ یہ اطلاع انہیں الفضل کے ذریعہ سے ملتی تھی۔ لیکن جب الفضل یہاں آنا بند ہو گیا تو نئے سال کا اعلان ہونے سے قبل ہی تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ مرکز میں بھجوا دیتے۔ اور اپنی وفات تک اسی طریق پر کار بند رہے۔ اپنا اور اپنے خاندان کا سارا چندہ اس طرح مرکز میں بھجوا کر (آپ) اس امر سے بہت ہی فرحت محسوس کرتے تھے کہ سب سے پہلے ہمارا ہی چندہ مرکز میں پہنچا ہو گا۔

(5) کلام الٰہی کی وسیع پیمانہ پر ساری دنیا کی زبانوں میں اشاعت ہماری جماعت کا روز اول سے بنیادی مقصد رہا ہے۔ اور خوش قسمت ہے ہر وہ احمدی جو اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی ضروریات کو مؤخر کر کے مال خرچ کرتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنی جماعت کو اس مقصد کے لئے پوری طرح تیار فرمایا۔ اور پھر آئمہ کرام نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنے اپنے وقت میں قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔ چنانچہ تقسیم ملک سے قبل جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے دنیا کی سات بڑی زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم شائع کرنے کی تحریک فرمائی تو ان میں سے ایک زبان میں ترجمہ کا خرچ والد صاحب اپنے ذمہ لے لیا۔ اس کے بعد DANISH (ڈینش) زبان میں کلام الٰہی کے ترجمہ کے تمام اخراجات بھی آپ نے ادا کئے۔

ہندی اور گورمکھی زبانوں میں تراجم کے لئے رقوم بھی قادیان میں بھجوا دی تھیں۔ گو ان دونوں زبانوں میں ترجمہ کا کام ہنوز زیر تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان قربانیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ اور آپ کی ساری اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ہمیشہ دیتا چلا جائے۔

(6) یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو ہمیشہ نیکیوں میں سبقت لے جانے کے لئے کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن آپ کی زندگی کا ایک بہت ہی نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپ درویشان قادیان سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ ہر صاحب ایمان اپنی زندگی کے لئے کوئی مطمح نظر متعین کرلیتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی کا مطمح نظر دوسری خدمات سلسلہ کے علاوہ یہ ہے کہ میں تادم آخر درویشوں کی ہر ممکن خدمت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہوں۔ آپ جب بھی درویشوں کی کوئی خدمت بجالاتے تو ایک روحانی انبساط محسوس کرتے۔

عام طور پر باہر سے جو احباب قادیان جاتے ہیں وہ یہی تاثر لے کر واپس آتے ہیں کہ درویشان کرام کے چہروں پر جو طمانیت نظر آتی ہے وہ اور کہیں نہیں ہے۔ درویشوں کے کردار کا یہ بہت ہی پر عظمت پہلو ہے کہ وہ باہر سے جانے والوں پر اپنی پریشانیوں کا اظہار نہیں ہونے دیتے۔ اور اپنی عزت نفس کو قائم رکھتے ہیں۔ چنانچہ خاص طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان کے تمام درویش اچھے لباسوں اور مسکراتے چہروں کے ساتھ مہمانوں کا خیر مقدم کرتے اور ان کی بہترین تواضع کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جلسہ سالانہ 1974ء کے موقعہ پر جب کئی درجن امریکن احمدی قادیان تشریف لائے تو واپس جاکر انہوں نے قادیان کے درویشوں کے متعلق اپنا یہی تاثر حضرت امام جماعت الثالث کی خدمت میں بیان کیا۔

1958ء میں والد صاحب بمع والدہ صاحبہ اور ہماری ہمشیرہ عزیزہ شکیلہ اختر جلسہ سالانہ سے چند روز قبل ہی قادیان تشریف لے گئے اور جب ذاتی طور پر جائزہ لیا اور درویشان کرام کے گھروں' رہن سہن اور ان کے شب و روز کو دیکھا تو انہیں اندازہ ہوا کہ درویشوں کے مسکراتے ہوئے چہروں کے عقب میں کس قدر زیادہ پریشانیاں جھانک رہی ہیں۔ چنانچہ آپ اپنے ان تاثرات کو بیان کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ گو علامہ اقبال کا یہ شعر ایک خاص عظیم الشان واقعہ کی نشاندہی کرتا ہے۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

لیکن قادیان کے درویشوں نے غیر معمولی حالات میں جو قربانی طویل عرصہ تک دی ہے اس پر بھی عقل محو حیرت رہ جاتی ہے۔

(7) آپ کی وساطت سے کئی بار مدراس کے احمدی تاجر محترم میاں عبدالحفیظ صاحب سیالکوٹی (جو اب کراچی میں وفات پاچکے ہیں) مرکز میں روپیہ بھجواتے تھے۔ ایک تہائی صدی تک انہوں نے پانچ ہزار روپیہ کی خطیر رقم بھجوا کر چاہا کہ والد صاحب اپنی صوابدید پر کسی صدقہ جاریہ کے کار خیر میں مرکز کو بھجوا دیں۔ والد صاحب نے مرکز میں بھجواتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ شادی کے مواقع پر درویشان کی امداد اس سے کی جائے۔ چنانچہ رقم دہندہ نے اور صدر انجمن نے بھی اس تجویز کو پسند کیا اور اس وقت سے انجمن نے اس طریق کو جاری رکھا ہوا ہے اور یہ بجٹ کا حصہ بن چکی ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ درویشان کے بارے میں کس قدر غور و فکر کرتے تھے۔

(8) دین کی اجتماعیت کو مضبوط تر بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں مختلف پیراؤں میں غرباء کا خیال رکھنے کے تاکیدی ارشادات فرمائے ہیں۔ تاکہ یہ پسماندہ طبقہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کہ اگر دنیا کے تمام صاحب ایمان ان احکام و ارشادات پر عمل کریں تو غریب طبقہ کا کوئی وجود باقی نہ رہے۔ اور وہ سب متوسط الحال طبقہ میں شامل ہو کر دین کی اجتماعیت کے لئے مفید بن جائیں۔

بقیہ صفحہ 3

ایڈریس میں عیسائی مشنوں کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ انہوں نے بھی اپنی تبلیغی جدوجہد کے ساتھ ساتھ میڈیکل مشن وغیرہ کھولے ہیں۔ اگرچہ ہمارے پاس ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اتنے فنڈز تو فراہم نہیں ہیں لیکن آغاز ہم نے کر دیا ہے اور خدا نے چاہا تو یہ کام آگے سے آگے بڑھتا رہے گا۔ ہم اس بات پر خوش ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ایسے کاموں کا آغاز کر دیا جائے اور اس آغاز کے لئے ڈاکٹر میجر شاہ نواز خان جیسی شخصیت سب سے پہلے آگے بڑھی ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ پائنیر میڈیکل مشنری ہونے کا فخر آپ کو حاصل ہے۔ آپ کو نہ صرف میڈیکل مشن کے سلسلہ میں تجربہ حاصل ہے بلکہ آپ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں بھی خاصا تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ مشرقی افریقہ میں میڈیکل آفیسر تھے تو وہاں آپ کی دعوت الی اللہ خاصی معروف تھی۔ ہمیں یقین ہے کہ سیرالیون میں ان کا قیام ہر لحاظ سے مفید ثابت ہو گا۔ آپ تمام لوگوں کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیں گے اور یہ خدا نے چاہا تو ہمارے لئے ایک اچھا شگون ہو گا۔

ایڈریس میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ محترم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب ایسے وقت میں سیرالیون جا رہے ہیں جبکہ اس ملک کو آزادی ملنے والی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرمائے اور ان کی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ ہم آپ کے سفر کے لئے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے آپ کو منزل مقصود تک پہنچائے اور آپ اپنے تمام کام خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دے کر واپس ہم میں تشریف لائیں۔

مطالبات تحریک جدید

آٹھواں مطالبہ

دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی دعوت الی اللہ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعے وہ اکناف عالم میں اپنی دعوت کو پہنچا دے گا۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ' اس سے زیادہ احمق' اور اس سے زیادہ دیوانی' قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ (اے امام جماعت یہ خدا اور اس کے (-) اور اس کے دین اور اس کے (-) کے لئے حاضر ہے۔ جس دن تم یہ سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ دین حق کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔ تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا۔ اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبے کو پورا کرنا چاہئے بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہئے کیونکہ اس وقت تک تم میں جرات اور دلیری پیدا نہیں ہو سکتی جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہو۔

(خطبہ 11- فروری 1935ء)

جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہے۔ بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے۔

(خطبہ 20- دسمبر 1935ء)

جو قومیں اپنی جان بچانا چاہتی ہیں وہی مرتی ہیں۔ اور جو اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لئے پھرتی ہیں وہی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔

(خطبہ 5- فروری 1937ء)

پس وہ نوجوان آگے آئیں جو دین کے کام میں مرنا چاہیں اور جب تک کوئی یہ نہ سمجھے کہ ناکامی کا میں ذمہ دار ہوں۔ وہ اپنے آپ کو وقف نہ کرے۔

(خطبہ 9- نومبر 1935ء)

وہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو اس بات پر آمادہ ہوں کہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔ عقل سے کام لیں گے اور تیسرے محنت سے کام کر سکتے ہوں۔ چوتھے اخلاص سے کام کرنے والے ہوں۔ پانچویں قابلیت رکھتے ہوں۔ ان اوصاف کے ساتھ ہی یہ وقف مفید ہو سکتے ہیں۔ قابلیت اور اطاعت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ محض وقف سے کام نہیں بنتا بلکہ ایسے وقف سے کام بنتا ہے کہ انسان محنت مشقت قربانی اور اطاعت سے کام کرنے کے لئے تیار ہو۔ وقف کے یہ معنی نہیں کہ وہ خواہ کام کے لئے موزوں ہوں یا نہ ہوں ہم ان کو علیحدہ نہیں کریں گے۔ یا سزا نہیں دیں گے۔ لہٰذا صرف وہی اپنے آپ کو پیش کریں جو سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

پھر ایک بار دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ ثواب کا ایک اہم موقعہ ہے انگریزی دان اور عربی دان دونوں قسم کے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ انٹرنس پاس یا اس سے اوپر یا گریجوایٹ انگریزی دان اور مولوی فاضل یا بعض ایسے جو مولوی فاضل کی ڈگری نہ رکھتے ہوں مگر عربی میں اچھی استعداد ہو۔ اپنے آپ کو پیش کرسکتے ہیں۔

(خطبہ 17- ستمبر 1937ء)

انتخاب کرنے کا اختیار تو ہمارا ہو گا۔ مگر جو اپنے آپ کو پیش کرے وہ محنت اور قربانی کے لئے تیار ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا اور ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو پیش کرے۔ اور اپنے سامنے ایک ہی مقصود یعنی اشاعت دین حق رکھے۔ اور اس بات کے لئے تیار ہو کہ اگر کبھی وہ نظام کے لئے موزوں ثابت نہ ہوں تو بے شک ان کو الگ کر دیا جائے۔ خواہ دنیوی لحاظ سے ان کو کیسا بھی نقصان کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔

جنہوں نے پچھلی مرتبہ اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ وہ اب بھی کرسکتے ہیں کیونکہ ان کی تین سال کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ سمجھتے ہیں کہ تین سال تو ہم مانتے نہیں جب ایک دفعہ اپنے آپ کو پیش کر دیا تو پھر پیچھے کیا ہٹنا ہے۔ ان کو بھی قانون کے ماتحت پھر اپنے نام پیش کرنے چاہئیں۔

(خطبہ 17- ستمبر 1937ء)

جن قوموں کے افراد میں سزا کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہوتی وہ ہمیشہ ہلاک ہوا کرتی ہیں۔ بہرحال سزا کا برداشت کرنا قومی زندگی کے لئے بہت اہم چیز ہے۔ سزا کا برداشت کرنا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔ خاص کر وقف زندگی کی صورت میں تو بہت ہی ضروری ہے۔ پس وقف کرنے والوں کے لئے ان پانچوں اوصاف کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور بعد میں یہ نہ کہیں کہ اس وقت ہمیں نوکری مل سکتی تھی۔ یونہی ہمارے دو سال ضائع کئے۔

(مطالبات تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکا میں موت کا رقص

سری لنکا میں فوج کی طرف سے تامل علیحدگی پسندوں کے مضبوط مرکز جافنا پر قبضہ کرنے کے لئے جو آپریشن جاری ہے اس کے جواب میں تامل باغیوں نے سنہالیز کو قتل کرنے کی مہم تیزی کردی ہے۔ شمالی سری لنکا میں تامل باغیوں نے جمعرات کو پھر پوپھٹنے سے پہلے کولمبو سے 210 کلو میٹر دور ضلع انورادھاپورہ کے دو سنہالی دیہات پر حملہ کیا اور 36 افراد کو گولیوں' کلہاڑیوں اور تلواروں سے ہلاک کر دیا۔ اس حملے میں 10- افراد زخمی بھی ہوئے۔ 24 لاشوں میں سات بچے بھی تھے۔ جن میں سے ایک چھ ماہ کا نوزائیدہ تھا۔ ان دونوں دیہات کے درمیان پانچ کلو میٹر کا فاصلہ ہے اور تامل باغی سنہالیوں کے دیہات پر جہاں عموماً باغی سنہالیوں کے دیہات پر جہاں عموماً مسلمان آباد ہیں مسلسل حملے کر رہے ہیں اب تک چھ حملوں میں ہلاک سنہالیوں کی تعداد 136 ہو چکی ہے۔ فوجی ذرائع کا کہنا ہے کہ تامل باغی اس بڑے حملے سے توجہ ہٹانا چاہتے ہیں جو ان کے مضبوط گڑھ جافنا پر قبضہ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق سرکاری فوج اور تامل ٹائیگرز کے درمیان جافنا میں گھمسان کی لڑائی کی وجہ سے ہزاروں باشندے بے گھر ہونے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ تازہ ترین حملے میں 125 فوجی اور 255 تامل ٹائیگرز ہلاک ہوئے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق سری لنکا کی صدر چندریکا کمار اتنگا نے کہا ہے کہ تامل ٹائیگرز کے ساتھ حکومت کے تصادم کو ایک سیاسی سمجھوتے سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ تاہم نیویارک میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے کہا کہ تامل ٹائیگرز کے ساتھ کوئی گفت و شنید نہیں ہوگی جب تک وہ اپنی مسلح معرکہ آرائی ختم نہیں کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تامل باغی اپنے ہتھیار حکام کے حوالے کر دیں اور حکومت کی تجاویز پر مذاکرات کئے جائیں۔

OOO

بوسنیا پر بات چیت دو دن کے لئے ملتوی

دنیا بھر کی نظریں امریکہ میں بوسنیا کے بارے میں ہونے والی بات چیت پر لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ اس بات چیت کے نتیجے میں بوسنیا کا مسئلہ حتمی طور پر طے پا جانے کی امید ہے۔ تین سال سے جاری بوسنیا میں جنگ کے نتیجے میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور لاکھوں ہی کی تعداد میں افراد مختلف ممالک میں مہاجر بن کر رہ رہے ہیں۔ اس بات چیت کے نتیجے میں بوسنیا کا مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جانے کی امید ہے۔ امن قائم کرنے کی نگرانی کے لئے ایک بین المملکتی فوج مقرر کی جائے گی۔ ورنہ اس علاقے میں امن کی پائیداری کی امید مشکل ہے۔ اس بات چیت میں جو واشنگٹن میں ہو رہی ہے امن کے نفاذ کے عملی اقدامات طے کئے جائیں گے کیونکہ اصولی باتیں پہلے سے طے ہو چکی ہیں۔

یہ بات پہلے 30- اکتوبر کو شروع ہونی تھی مگر اب یہ یکم نومبر سے شروع ہوگی۔ دو دن کے التوا کا مقصد کروشیا بوسنیا اور سربیا کے صدر صاحبان کو روس کے صدر مسٹر بورس یلسن سے ملاقات کا موقع فراہم کرنا ہے۔ جنہوں نے اس عمل میں اپنے تعاون کی پیشکش کی تھی۔

OOO

طالبان کے بارے میں خدشات

کابل پر طالبان کے شدید حملے جاری ہیں اگرچہ ربانی حکومت کی مزاحمت بھی شدید ہے لیکن فی الحال طالبان کا پلہ بھاری دکھائی دے رہا ہے۔ اور اگر چند دنوں میں طالبان نے کابل کو فتح کر لیا تو کوئی غیر متوقع بات نہ ہوگی۔

تاہم طالبان کی فتوحات کے ساتھ ساتھ مستقبل میں ان کے کردار کے بارے میں خدشات بڑھتے جا رہے ہیں۔ کابل یونیورسٹی کے طلباء کو معلوم ہے کہ کالی پگڑیاں باندھنے والے طالبان عورتوں کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ ایک طالبہ نے کہا کہ ہم بڑے پریشان ہیں کہ اگر طالبان آگئے تو ہمیں تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔ دوسری طالبہ نے کہا کہ نہ صرف ہم لکھ پڑھ نہ سکیں گی بلکہ ہمیں برقعہ بھی اوڑھنا پڑے گا۔

افغانستان میں خواتین کے لئے لازمی تعلیم یہاں پر شاہ امان اللہ خان نے 1920ء میں متعارف کروائی تھی۔ جس کے باعث 1924ء میں رجعت پسندوں نے المنار کے خلاف بغاوت کردی تھی۔ یہی پختون اب طالبان کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

OOO

جنگ کا ایک اداریہ

روزنامہ جنگ لاہور کا ایک اداریہ (21- اکتوبر 1995ء)

ایس۔ ایس۔ پی۔ لاہور حاجی حبیب الرحمان نے بتایا ہے کہ پاکستان کمیشن برائے حقوق انسانی کی چیئرمین عاصمہ جہانگیر اور ان کی بہن حنا جیلانی کے گھر میں داخل ہونے والے بعض افراد خاندان کو یرغمال بنانے والے مسلح افراد میں سے ایک کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس کے انکشاف سے پتہ چلا کہ اس گروہ کا لیڈر رسول سیکرٹریٹ میں ملازم ہے اور وہ اسلام پورہ کی طرز کی واردات کا پروگرام بنائے ہوئے تھے۔ ملزموں کا پہلا ٹارگٹ تو عاصمہ جہانگیر کا گھر ہی تھا۔ لیکن ان سے جو ہٹ لسٹ برآمد ہوئی ہے۔ اس کے مطابق وہ شہر میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانا چاہتے تھے۔ اور بڑی بڑی شخصیات اور اہم مذہبی رہنما بھی ان کا ہدف تھے۔ ملزم اسلحہ وغیرہ خریدنے کیلئے ڈکیتیوں کی وارداتیں بھی کرتے رہے ہیں۔ ملک میں مختلف خود ساختہ مذہبی گروپوں کی جانب سے تشدد کے ذریعہ اپنی بات منوانے کا راستہ اختیار کرنا خود اسلامی تعلیمات کے منافی اور انسانی حقوق کے اسلامی تصور کے سراسر خلاف ہے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اس نوع کی ساری کارروائیاں اسلام کے نام پر کرنے کا عزم ظاہر کیا جا رہا ہے۔ جو تحمل' بردباری' رواداری اور برداشت کا مذہب ہے۔ اور جس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں پہلے ہی مارشل لاء کے طویل عرصہ تک نافذ رہنے کے نتیجہ میں فرقہ پرست تنظیموں اور مختلف نوعیت کی عصبیتوں نے بڑی قوت پکڑی ہوئی ہے۔ اب اگر ان میں اپنا زاویہ نگاہ منوانے کے لئے اہم مذہبی رہنماؤں اور دوسری شخصیات کو قتل کرنے کا رجحان بھی پنپنے لگا تو یہ ایک بہت بڑا المیہ ہوگا۔ اور اس سے پاکستان کو عالمی سطح پر سوائے بدنامی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ وفاقی اور صوبائی انتظامیہ اور حساس اداروں کو اس نوع کے خود رو مذہبی گروہوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہئے۔

OOO

ٹائر جلانا

بتایا گیا ہے کہ ٹائر جلا کر احتجاج کرنا صرف برصغیر کی روایت ہے اور کہ زہریلا دھواں آنکھوں اور سانس کے بے شمار امراض پیدا کرتا ہے۔ ٹائر کو جلانا ایسا ہے جیسے کینسر بم چلا دیا جائے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر پروفیسر ممتاز حسن ستارہ امتیاز نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ سڑکوں پر ٹائروں کا جلنا ایسا ہی ہے جیسے ایک کینسر بم چلا دیا جائے۔ ٹائر جب جلتا ہے تو اس سے سلفر کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ خارج ہوتی ہے جو انسانی صحت کے لئے ایک زہر قاتل ہے۔ ان سے موٹر سائیکل سوار اور پیدل چلنے والے خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ آنکھیں' ناک' اور گلا خراب ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں کی سوزش سے برانکائٹس ہو جاتا ہے۔ دمہ بھی ہو سکتا ہے۔ کھانسی گلے کی خراش اور ناک میں الرجی ہو جاتی ہے کھانسی کے ساتھ بلغم میں خون کی آمیزش بھی ہو سکتی ہے۔ ناک میں الرجی سے پولپ بن سکتے ہیں۔ پاکستان کے مردوں میں پھیپھڑوں کا کینسر سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس میں دوسرے اسباب کے علاوہ ماحول کی آلودگی سب سے اہم وجہ ہے۔ جس میں پٹرول۔ ڈیزل۔ اور ٹائر کے جلنے سے پیدا ہونے والی گیسیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ایسے احتجاجی مظاہروں سے عوام کو گریز کرنا چاہئے۔ وہ اپنا نقصان خود کرتے ہیں۔ پاکستان میں دمہ سانس کی بیماریوں۔ امراض چشم کینسر اور دیگر امراض میں جس طرح اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے پس پردہ ماحول کی آلودگی خاص طور پر کارفرما ہے۔

OOO

کرپشن کی صنعت

مجیب الرحمان شامی اپنے کالم جلسہ عام میں 20- اکتوبر 1995ء کے روزنامہ جنگ لاہور میں "صرف بیس لاکھ" کے عنوان سے کہتے ہیں:-

ایک "صنعت" ایسی ہے جس میں پاکستان نے خوب نام پیدا کیا ہے۔ اور کوئی۔ اس معاملے میں اس کا مقابلہ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا یہاں ترقی پذیر ملکوں میں ایک دو تین البتہ اس کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہیں اور اس کا ریکارڈ چھین لینے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ دنیا کی یہ کون سی صنعت ہے کہ جس میں ترقی یافتہ ممالک پس ماندہ اور پس ماندہ ممالک ترقی یافتہ ہیں تو جناب پریشان کی ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو سسپنس میں رکھنا بھی مقصود نہیں یہ صنعت ماشاء اللہ کرپشن کی ہے۔ ہمارے ہاں ہر گھر نہیں تو محلے محلے اور شہر شہر اس کے کارخانے دھڑا دھڑ چل رہے ہیں۔ اور نئی نئی مصنوعات پیش کر رہے ہیں۔ پیداوار بڑھانے کے لئے نئے طریقے ایجاد کئے جا رہے ہیں۔ کپاس کو سنڈی خراب کر سکتی ہے گندم کو کیڑا لگ سکتا ہے۔ گنے کی فصل برباد ہو سکتی ہے۔ لیکن کرپشن کا خام مال فراہم کرنے والے کھیتوں کی طرف کوئی ارضی یا سماوی آفت آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی صنعت کاروں اور تاجروں کی ہڑتال سے بڑے بڑے کارخانے اور بڑے بڑے بازار بند ہو سکتے ہیں لیکن کرپشن کی گاڑی ایک لمحے کے لئے نہیں رک سکتی۔ پاکستان کے اندر وہ ٹیکنالوجی موجود ہی نہیں ہے جو کرپشن کی ٹیکنالوجی کو متاثر کر سکے۔ اس معاملے میں ہم جاپان سے آگے ہیں۔

جدید ترین بستیوں کا ہر دوسرا نہیں تو تیسرا گھر کرپشن کی ایک ایسی کہانی سناتا ہے کہ سننے والوں کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔ گریڈ دس اور بارہ میں کام کرنے والے سرکاری کارکن بھی ایسے ایسے ہیں کہ لاکھوں کے مکانات میں رہتے ہیں۔ کاروں میں گھومتے ہیں اور ان کے بچے مہنگے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان .... محمد عاصم حلیم

محترم میاں جہانگیر خان صاحب وٹو

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

خاکسار 1974ء میں جب دفتر وقف جدید کی طرف سے پہلی بار "حویلی لکھا" جماعتی خدمات کے سلسلہ میں تعینات ہوا تو اس وقت اس درویش بزرگ محترم میاں جہانگیر خان صاحب وٹو سے تعارف اور شرف ملاقات حاصل ہوا۔

چونکہ وہ اس حلقہ کے صدر جماعت بھی تھے اس لئے ان سے رابطے کا بار بار موقع ملا' جمعہ حسب معمول حویلی لکھا میں ہی ادا ہوتا تھا ان کا گاؤں P-S/1 "وساویوالہ" حویلی سے 4' 5 میل کے فاصلے پر ہے ہر جمعہ باقاعدگی سے یہاں ادا کرتے اور جماعتی راہنمائی فرماتے۔ شروع شروع میں خاکسار کو بھی اپنے ہمراہ گاؤں لے جاتے۔

انہی ایام کے پر آشوب حالات میں خاکسار حویلی لکھا میں ہی قیام پذیر تھا اور شہر میں پہلے دن ہونے والے ہنگاموں کا کوئی علم نہ ہو سکا 10' 11 بجے دن گاؤں سے اپنی گاڑی بھجوا کر فوری طور پر خاکسار کو وساویوالہ پہنچنے کا ارشاد فرمایا اور پھر کچھ عرصہ اپنے ہاں رہائش کا اہتمام فرمایا۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جب حلقہ کا پروگرام ہوتا تو اپنا منشی (محترم محمد بخش صاحب) ہمراہ روانہ کرتے اور اپنی برادری کی طرف تعارفی چٹھی بھی دیتے کہ ہمارے معلم صاحب آپ کے پاس آرہے ہیں ان کی باتیں سنیں اور تعاون فرمائیں۔

وہ ایک انسان دوست وجود تھے اور اپنے اہل و عیال کے علاوہ ہر انسان کے لئے خیر خواہ اور دعائیں کرنے والے تھے۔ اور ان کے سینہ میں ہر ایک کے لئے دکھ محسوس کرنے والا دردمند دل دھڑکتا تھا۔ آپ عبادات کے پابند' دعاگو اور خود دار انسان تھے' اپنی زمینوں پر احمدی مینیجر رکھتے اور خود نگرانی کراتے۔ مالی قربانیوں میں بھرپور حصہ لیتے۔ احمدیت اور ائمہ احمدیت سے ایک والہانہ عشق تھا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایک خطبہ کے دوران محترم میاں صاحب کا بہتر رنگ میں ذکر خیر اور اپنے دلی افسوس کا اظہار فرمایا۔

ربوہ سالانہ جلسوں میں اپنے پرائے رفقا اور دوستوں کو ہمراہ لاتے برادری یا کسی دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے۔ خاکسار کو بعد میں بھی ایک دوبار احمدی دوستوں کے ذاتی کاموں کے سلسلہ میں مجبوراً ان کے ہمراہ ملنے کا موقع ملا۔ محترم میاں صاحب یہی فرماتے کہ بے شک منظور خان میرا بیٹا ہے اور اعلیٰ دنیاوی منصب تک پہنچا ہے لیکن میرا دل نہیں چاہتا کہ اسے کسی کام کے بارہ میں مجبور کروں یا کہوں (اس بات کا اعتراف خود میاں منظور احمد وٹو بھی اپنے ایک اخباری بیان میں اپنے والد کی وفات پر کر چکے ہیں)۔

محترم میاں جہانگیر خان کو سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ خالصتاً دینی ذوق و شوق رکھنے والے زندہ دل انسان تھے اور آخر وقت تک جماعتی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھایا اور نہایت عزم' حوصلہ اور جوانمردی سے وقت گذار کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے اور انکی جدائی کی وجہ سے مقامی جماعت کو بہتر نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

عشرہ وقف جدید۔

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام مجالس انصار اللہ / جماعت ہائے احمدیہ پاکستان مورخہ 24۔ نومبر سے 3۔ دسمبر 95ء تک

عشرہ وقف جدید

منا رہی ہیں۔ اس عشرہ کے دوران زعماء کرام اجلاس عام منعقد کرکے تمام اراکین / افراد کو نظام وقف جدید کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کرکے ان مقاصد جلیلہ کے حصول کے لئے ہر ناصر اور ہر فرد جماعت' خدام' اطفال' ناصرات اور لجنہ اماء اللہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائیں گے اور سال رواں 1995ء کے

وعدہ جات کے مطابق سو فیصد وصولی کا اہتمام کریں گے نیز کوشش کریں کہ تمام انصار اپنے وعدوں کو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق اور حیثیت کے مطابق ادا کریں۔ اس سلسلہ میں حضرت صاحب کا مندرجہ ارشاد مبارک ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت پاکستان کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ سب دنیا کے وقف جدید کے قربانی کرنے والوں کے مقابل پر پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی کی ہے"

(خطبہ 6۔ جنوری 1995ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اعزاز جو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پاکستانی جماعتوں کو عطا فرمایا ہے۔ اسے تمام احباب جماعت اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھا کر قائم رکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر (آمین)

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

تو جس نے رحمانیت سے تعلق کاٹ لیا اس کا تو کچھ بھی باقی نہ رہا اور رحمانیت سے تعلق کاٹنے کے بعد بخشش کا مضمون خود بخود غائب ہو جاتا ہے۔ پھر نہ بخشش مانگنے کا کوئی سوال باقی رہتا ہے' نہ بخشش عطا کرنے کا کوئی سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ سب سے زیادہ مغفرت کا تعلق رحمانیت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر انداز فرما دیتا ہے کہتا ہے کوئی بات نہیں۔ خدا کی رحمانیت گناہوں کو گویا ڈھانپتی ہے اور اسی سے استغفار کا مضمون پیدا ہوتا ہے۔ تو اتنا بڑا گناہ ہے اور اس کی اہمیت کوئی نہیں۔ جب پوچھا جائے تو کہتے ہیں اس کا قصور ہے' اس نے کاٹا ہے۔ اگر کہا جائے اس سے کہ تم بتاؤ وہ کہتے ہیں جی اس نے کاٹا ہے' ہمارا تو کوئی قصور نہیں لیکن تعلق کٹ گیا یہ قطعی بات ہے۔ اور یہ کہنا کہ اس نے کاٹا ہے یہ اس لئے غلط ہے کہ وہ جو تکرار تقویٰ کی ہے جس کا ذکر میں نے کیا ہے وہ بتاتی ہے کہ عموماً دو طرفہ نقائص ہی ہوتے ہیں یکطرفہ نہیں ہوا کرتے۔ ایک شخص نے تقویٰ سے تجاوز کیا اور رحمی رشتوں کو حقیر سمجھا' کوئی طعن و تشنیع کی بات کر دی جو دونوں طرف سے ممکن ہے تو اس کے نتیجے میں جو تعلق پر اثر پڑتا ہے وہ دو طرفہ اس طرح ہے کہ سننے والے کو بھی اگر رحمی رشتے کی اہمیت کا احساس ہو وہ صبر سے کام لے اور عفو سے کام لے تو پھر بھی یہ تعلق قائم رہ جاتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ مزاجوں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے' سخت دل نرم ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور تعلقات دن بدن بہتر سے بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ بڑے

بڑے تعلیم یافتہ بہت بڑے دینی ذوق اور علم رکھنے والے بھی اس بات سے نا آشنا ہیں۔

کسی کی بیٹی اپنے گھر آتی ہے اور یہ ضد ہے' انانیت بن گئی ہے کہ جب تک پوری طرح ناک میں نکیل ڈلوا کر ہماری خدمت نہیں کرتی اور ہماری ہر بات' ہر مزاج کے مطابق کام نہیں کرتی ہمیں اس کی کوئی بھی پرواہ نہیں۔ اور اگر وہ بے چاری روتی پیٹتی گھر چلی جائے تو یہ انانیت کے خلاف ہے کہ اسے واپس لایا جائے۔ وہ ذلیل اور رسوا ہو کر' فقیرنی بن کر گھر پہنچے تو ہم قبول کریں گے اور پھر جب پوچھا جائے کہ یہ کیا ہو رہا ہے تو کہتے ہیں' ان کا کیا قصور ہے۔ ان کا قصور ہے تو تمہیں یہ بھی خیال چاہئے تھا کہ ہر شخص کی ایک عزت نفس ہے اگر رحمان خدا سے تعلق قائم کرنے کی خاطر تم اپنے فرضی مقام عزت سے نیچے اتر آؤ تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہے لیکن رحمان خدا سے تمہارا تعلق ضرور قائم ہو جائے گا۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر یہ سوچو کہ رحمان کو تمہاری خاطر نیچے اترنے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا مقام عزت تو ایک فرضی مقام ہے' اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور تمہارا یہ فیصلہ کہ دوسرے کا قصور ہے یہ بھی ایک تحقیق طلب امر ہے اگر تحقیق نہیں کر سکتے تو اللہ کے نزدیک تو بات واضح ہے۔ اس لئے اپنی غلطی کے احتمال کو کالعدم سمجھنا اور یہ حتمی فیصلہ دے دینا کیونکہ ہمارا ہاتھ اوپر کا ہاتھ اور زبردستی کا ہاتھ ہے اس لئے ہم جس میں جو کیڑے ڈالیں گے اس کو قبول کرنے پڑیں گے یہ بھی ایک تکبر کا انداز ہے۔ اور اس کے بعد یہ ضد کہ دوسرا خاندان ذلیل اور رسوا ہو کر' نیچے گر کر ہم سے ملے تو ہم تعلق قائم کریں ورنہ نہیں۔ یہ کرنے کے بعد پھر رحمان سے دعائیں! اے اللہ رحم فرما اس مشکل میں ہم پڑ گئے' اس مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ فلاں فلاں مصائب سے نجات بخش' یہ سارے فرضی قصے ہیں۔

از خطبہ 7۔ اپریل 1995ء

بقیہ صفحہ 6

سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اوپر سے نیچے تک یہ رنگ اس قدر چوکھا ہوا ہے کہ اب ناجائز آمدنی کو چھپانے کی ضرورت نہیں رہی۔

دھڑلے سے اس کی نمائش کی جاتی ہے اور دیانت دار افراد کے لئے منہ چھپانا مشکل ہو جاتا ہے جو کرپٹ نہیں ہیں۔ ان کے لئے اس حرکت کا جواز تلاش کرنا آسان نہیں رہا۔ اعلیٰ طبقوں کی تو بات ہی چھوڑیئے۔ ادنیٰ سے بھی حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ جس سیاست دان اور سرکاری افسر کا ہاتھ دوسروں کی جیب تک نہیں پہنچتا اس کے ہاتھوں کا طبی معائنہ کرانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ کہیں ان پر فالج کا اثر تو نہیں۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم ازکم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے روپے کی قیمت میں کمی کرنے کا اعلان کیا ہے جس کے نتیجے میں پٹرول اور مہنگا ہو گیا ہے۔ وزیراعظم کے مشیر برائے خزانہ واقتصادی امور مسٹر وی اے جعفری نے ہفتہ کی شام ریڈیو اور ٹی وی پر خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستانی روپے کی قیمت پر 7 فیصد کمی اور پٹرولیم کی قیمتوں میں سات فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روپے کی قیمت میں کمی ڈالر کی شکل میں ہونے والی ملکی برآمدات کو بڑھانے کے لئے کی گئی ہے۔ مسٹر وی اے جعفری نے بھی اعلان کیا ہے کہ ایسی تمام درآمدات پر جن پر ڈیوٹی عائد ہوتی ہے ان پر 10 فیصد نمبر پری ریگولیٹری اور مستثنیٰ اشیاء پر 5 فیصد ڈیوٹی لگادی گئی ہے۔

○ وزیراعظم نے فوری طور پر واپڈا' زرعی ترقیاتی بینک اور کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کے سربراہوں کو فوری طور پر ان کے عہدوں سے ہٹا دیا ہے۔ حکومت کے قریبی ذرائع کے مطابق وزیراعظم نے امریکہ کے دورے سے واپسی کے فوراً بعد واپڈا کی کارکردگی خاص طور پر حال ہی میں حکومت کے فیصلے کے برعکس صارفین پر سرچارج ٹھونسنے' بجلی کی چوری کی روک تھام میں ناکامی اور بدعنوانی کا نوٹس لیتے ہوئے چیئرمین واپڈا اور ممبر پاور کو فوری طور پر ان کے عہدوں سے ہٹادیا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اسلامی دنیا میں پاکستان اعتدال پسند قوت ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی ذمہ دار ہے۔ ملک میں قانون کی حکمرانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکومت نے کابل میں پاکستان مخالف عناصر بٹھادیئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو میزائیل سازی سے نہ روکا گیا تو یمن سے آبنائے ملاکا تک نیا تنازعہ شروع ہو جائے گا۔ امریکہ بھارت کے اوپر کشمیر اور میزائیلوں کے معاملے میں اثر ڈال سکتا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف نے حکومت کی طرف سے شرکت اقتدار کی پیشکش پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ شراکت اقتدار نہیں شراکت جرم کی پیشکش تھی۔ بھٹو کی بیٹی کبھی پاکستان سے مخلص نہیں ہو سکتی غریب دو وقت کی روٹی سے محروم ہو گیا ہے۔ حکومت جشن منا رہی ہے انہوں نے علماء مشائخ اور تاجروں کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میرے ساتھیوں کارکنوں اور دوسرے طبقات سے انتقام لیا جارہا ہے۔

○ حکومت نے صدر کے خطاب کے موقع پر مسلم لیگی ایم ارکان کو پارلیمنٹ میں لانے سے انکار کر دیا ہے۔ اجلاس میں شرکت کے لئے وہ عدالتوں سے رجوع کریں۔

○ گورنمنٹ کالج شاہدرہ کے پروفیسر ڈاکٹر آفتاب نقوی اور ان کے دوست مقبول کاوش کو موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے نقاب پوشوں نے دن دہاڑے بھری سڑک پر گولیاں مار کرہلاک کر دیا۔ کالج کے سینکڑوں طلبہ نے شدید احتجاج کیا۔ جی ٹی روڈ پر تین گھنٹے تک ٹریفک بند رہی۔ حملہ آوروں نے ہلمٹ اور اجرک پہن رکھی تھی۔ ڈاکٹر آفتاب نقوی معروف شاعر دانشور محقق اور صدارتی ایوارڈ یافتہ سیرت نگار تھے۔ اور مقبول کاوش پنجابی کے معروف شاعر تھے۔

○ کراچی میں جلاؤ گھیراؤ اور رینجرز سے مورچہ بند جھڑپوں میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت 5- افراد ہلاک ہو گئے۔ زبردستی دکانیں بند کرانے کی اطلاع پر پولیس پہنچی تو مسلح افراد نے چھتوں سے فائرنگ کردی۔ رینجرز اور پولیس نے محاصرہ کرلیا۔ لیکن ملزم نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ 6 اہلکاروں سمیت 10 افراد زخمی ہو گئے۔ مختلف علاقوں میں فائرنگ سے کشیدگی پھیل گئی۔ کے ای ایس سی کی دو گاڑیوں سمیت 4 گاڑیاں نذر آتش کردی گئیں۔

○ کواپریٹو متاثرین کو چیکوں کی تقسیم کے موقع پر پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ پنجاب میں تین نہیں صرف میری حکومت ہے۔ تین حکومتوں کی بات صرف اخبارات میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کواپریٹو متاثرین کی خاطر جس حد تک بھی جانا پڑا جاؤں گا۔ وزیراعظم کے حکم کے مطابق ایک سال کے اندر رقوم لوٹادیں گے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے وائس آف امریکہ سے اپنے طویل انٹرویو میں کہا کہ بھارت کا فوجی پروگرام خطے میں پہلے سے بڑا خطرہ بنتا جارہا ہے۔ ہم جوہری عدم پھیلاؤ پر یقین رکھتے ہیں لیکن بدقسمتی سے بھارت نے ہماری تجاویز مسترد کردیں پوری دنیا میں کشمیر کے تنازعے کو تسلیم کیا جارہا ہے۔ اور کشمیریوں کے مصائب پر ہمدردی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کابل میں صدر ربانی کی انتظامیہ کا 32 میں سے صرف 8 صوبوں پر کنٹرول ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 80 فیصد افغان پاکستان کے حامی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف اور مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے مسلم لیگ پنجاب کے تمام معاملات چوہدری شجاعت حسین کے سپرد کر دیئے ہیں۔ چند دن قبل چوہدری شجاعت حسین کو پنجاب مسلم لیگ (ن) کا صدر بنایا گیا تھا۔

○ پاکستان کی فوجی امداد پھر خطرے میں پڑ گئی ہے۔ صدر کلنٹن نے ویٹو کی دھمکی دے دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجوزہ قانون معاشرتی فلاح وبہبود کے پروگرام میں وسیع پیمانے پر کٹوتی کرتا ہے اس لئے اسے ویٹو کر دوں گا۔ امریکی صدر کا ویٹو بے اثر کرنے کے لئے ری پبلکن پارٹی کو دو تہائی اکثریت حاصل نہیں ہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مشتاق احمد اعوان نے کہا ہے کہ ہم نے عوام کو فوری طور پر انصاف کی فراہمی کا عزم کر رکھا ہے۔ سینئر صوبائی وزیر نے فیروز والا کے وکلاء کو ان کے مسائل حل کرنے کی یقین دہانی کرادی ہے۔

○ صوبائی وزیر تعلیم عطا مانیکا نے کہا ہے کہ آئندہ کوئی امتحانی سنٹر نیلام نہیں ہو گا۔ امتحانات کا نیا نظام لایا جائے گا۔ نئے سکول کھولنے کی بجائے پرانے سکولوں کی حالت بہتر بنائی جائے گی۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ پاکستان کی خواندگی کی شرح میں قیام پاکستان کے بعد کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

○ سکھر کے قریب ڈاکوؤں نے مزاحمت کرنے پر 5- دیہاتیوں کو گولیاں مار کرہلاک کر دیا- ڈاکو 15- بھینسیں ہانک کر لے گئے تو دیہاتیوں نے ان کا پیچھا کیا جس پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کردی۔

○ وزیر بجلی وپانی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ابھی حکومت نے بجلی کے بلوں پر ایڈیشنل سرچارج واپس لینے کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔

○ افغان حکومت اور طالبان کے درمیان کابل کے قریب اہم فوجی درے پر شدید لڑائی ہوئی۔ کابل کے ہوائی اڈے پر بمباری کے بعد تمام پروازیں معطل کردی گئی ہیں۔ اب ہوائی جہاز جگران کے اڈے سے پروازیں کر رہے ہیں۔

○ بجلی کی قیمتوں میں کمی کے لئے وزیراعظم نے صلاح ومشورہ کیا ہے۔ اجلاس میں افراط زر کی شرح میں اضافے' زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی' سٹاک ایکسچینج انڈیکس میں کمی اور خسارے کی سرمایہ کاری اور ٹیکسوں کی وصولی کے اہداف کے حصول کے بارے میں بھی تفصیلی غور کیا گیا۔ عام استعمال کی اشیاء کی قیمتیں بڑھنے سے عوام پر پڑنے والے بوجھ کا بھی تجزیہ کیا گیا۔ وزیراعظم نے گندم اور کپاس کی پیداوار میں اضافے کا ذکر کیا۔

○ علماء کے مختلف گروپوں پر مشتمل ملی یکجہتی کونسل نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر پاک بھارت مذاکرات کا امریکی مشورہ سازش ہے۔ سارک ترجیحی تجارت کے معاہدے کی توثیق کرکے حکومت نے کشمیری حریت پسندوں کے زخموں پر نمک چھڑکا ہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے پارٹی کے کارکنوں سے بدتمیزی کرنے والے افسروں کو گھر بھیج دیا جائے گا مسٹر مشتاق اعوان نے بتایا کہ وہ مہینے میں دو بار اپنے سیکرٹریٹ میں کھلی کچہری لگایا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایس ایچ او ٹاؤن شپ کو پارٹی کارکنوں سے بدتمیزی کرنے کے الزم میں فوری طور پر تبدیل کیا جارہا ہے۔ حکومت کارکنوں کی ہے اور انہوں نے ہی کرنی ہے۔ کوئی اور پولیس والا زیادتی کرے گا تو اسے بھی تبدیل کر دیں گے۔

گمشدہ زیور

○ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب 11/36 فیکٹری ایریا ربوہ کی اہلیہ محترمہ کا سونے کا ایک کانٹا محلہ فیکٹری ایریا سے محلہ دارالفضل جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ براہ کرم جس کو ملا ہوا مندرجہ بالا پتہ پر پہنچادیں۔

پلاٹ برائے فروخت
دارالعلوم غربی 10 مرلے باموقعہ
رابطہ : فون نمبر: 562

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (اوقات آجکل)
رحمت بازار: صبح 10½ تا 2 بجے
شام 4½ تا 8½ بجے
دارالیمن وسطی صبح 8½ تا 10½ بجے
ناغہ جمعہ کی صبح
فون ربائش
211186

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مذثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3½ تا 7½ بجے شام

شہاب رائس ملز (ربوہ)
اعلیٰ اقسام کے چاول کی خرید وفروخت کا مرکز

شہاب رائس ڈپو
6/9/4 پٹ ورموڑ مین بازار اسلام آباد
ہر قسم کے چاول تھوک و پرچون بازار سے بارعائت دستیاب ہیں۔
فون: دفتر ربوہ : 212464 } فون:
گھر ربوہ : 212463 } 051-252231